میں تجھے عزت دونگا۔ اور بڑھاؤنگا۔ اور تیرے آثار میں برکت
رکھدونگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے
(وحی الٰہی بر مسیح موعودؑ)

آثار مبارکہ

یعنی

سیدنا و مرشدنا امام ربّانی حجۃ اللہ فی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعودؑ
ومہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام و علیٰ آلہٖ و
اصحابہ کی روزانہ ڈائری از ابتدائے سنہ ۱۸۹۸ء لغایت مئی سنہ ۱۹۰۸ء الموسومہ بہ

کلمات طیّبات

(پاک نبی کی پاک باتیں)

حصّہ اول

جنکو حضور مغفورؑ کے ایک ناچیز خادم ابوالفضل محمّد منظور الٰہی جنجوعہ احمدی ولد میاں محمّد خان صاحب مرحوم و مغفور
نے
بعہد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین صدیق ثانی علامہ دوران حامیٔ دین متین عاشق قرآن کریم سیّدنا و مولٰنا
حاجی الحرمین الشریفین حضرت حکیم مولٰنا مولوی **نور الدّین** صاحب بھیروی ثم القادیانی ایدہ اللہ بنصرہ
جمادی الاوّل سنہ ۱۳۳۱ھ مطابق اپریل سنہ ۱۹۱۳ء دسنہ ۲۵ احمدی میں تاریخوار جمع و مرتب
کرکے باہتمام حافظ منظور الدّین صاحب مینجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپواکر شایع کیا

تعداد جلد ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت فی جلد ایک آنہ

نوٹ۔ مکمل ڈائری صرف تین جلدوں میں شائع ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ درخواستیں دفتر
تشحیذ الاذہان میں درج کرائیں ۔

www.aaiil.org

خوشخبری اور خاص رعایت کا اعلان

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے "کلمات طیبات" کا پہلا حصہ بطور نمونہ حاضر ہے۔ انشاءاللہ مکمل ڈائری اسی تقطیع کے تین حصوں میں شایع ہوگی۔ جن میں سے آئیندہ کے دو حصے بڑی حجم کے ہونگے۔ قوم میں اسلام کی حقیقی روح پھیلانے کے لئے حضرت اقدسؑ کے کلمات طیبات وتصنیفات ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ مگر افسوس کہ عوام کی پہنچ سے وہ باہر ہیں۔ اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے مینے حضرت اقدسؑ کے "آثار مبارکہ" کو بہت کم قیمت پر شایع کرنا شروع کیا ہے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈالیگا۔ خوش قسمت ہونگے وہ لوگ جو ان پاک کلمات پر عمل کر کے ان کے مبارک ثمرات سے متمتع ہونگے

چونکہ میرا ارادہ حضرت اقدسؑ کے "آثار مبارکہ" کو مختلف رنگوں میں شایع کرنیکا ہے۔ اسلئے جس بھائی کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی خط (اصل) یا مضمون کسی معاملہ کے متعلق یا حضرت اقدسؑ کی ڈائری جو غیر مطبوع ہو۔ اور اس کے اصل ہونیکا پختہ یقین ہو۔ موجود ہو۔ تو وہ بلا تردد مجھے ارسال فرماویں۔ اسکے عوض میں اس بھائی کو وہ کتاب جس میں انکا مقبوضہ خط یا مضمون شایع کرونگا مفت نذر کرونگا اگر وہ کسی دوسری کتاب میں رعایت مانگینگے۔ تو وہ بھی دونگا۔ اس طرح حضرت اقدسؑ کے جملہ آثار کتابی صورت میں محفوظ ہو جائینگے۔ اور ضایع ہونے سے بچ رہینگے۔ ورنہ کسی کے پاس ایک آدھ خط یا مضمون کی موجودگی سے اُسکے ضایع ہونیکا اندیشہ ہے۔ جو بھائی نقد معاوضہ لینا پسند کریں۔ وہ بھی مجھ سے خط کتابت کریں۔ اور اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیں۔

نوٹ۔ خریداری کتب کے لئے درخواستیں دفتر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور آویں۔ باقی امور کے متعلق خط وکتابت مجھ سے ہو

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی
محکمہ ریلوے۔ ٹیلیگراف
احمدیہ بلڈنگس۔ ڈاکخانہ نولکھا
لاہور
اپریل ۱۹۱۳ء

آثار مبارکہ

یعنی

ترتیب ڈائری و کلماتِ طیّبات

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فروری ۱۸۹۸ء۔ کثرت ازدواج کثرت ازدواج کے متعلق صاف الفاظ قرآن کریم میں دو دو تین تین چار چار کرکے ہی آئے ہیں مگر اُسی آیت میں اعتدال کی بھی ہدایت ہے اگر اعتدال نہ ہو سکے اور محبت ایک طرف زیادہ ہو جائے یا آمدنی کم ہو اور یا قوٰی رجولیت ہی کمزور ہوں تو پھر ایک سے تجاوز کرنا نہیں چاہیئے۔ ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے کہ انسان اپنے تئیں ابتلا میں نہ ڈالے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ حلال پر بھی ایسا زور نہ مارو کہ نفس پرست ہی بنجاؤ غرض اگر حلال کو حلال سمجھکر بیویوں ہی کا بندہ ہو جاوے تو بھی غلطی کرتا ہے ہر ایک شخص اللہ تعالےٰ کی منشاء کو نہیں سمجھ سکتا اسکا یہ منشاء نہیں کہ بالکل زن مرید ہو کر نفس پرست ہی ہو جاؤ اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ رہبانیت اختیار کرو بلکہ اعتدال سے کام لو اور اپنے تئیں بیجا کارروائیوں میں نہ ڈالو

تخصیص انبیاء۔ انبیاء علیہم السلام کے لئے کوئی نہ کوئی تخصیص اگر اللہ تعالےٰ کر دیتا ہے۔ یہ کوتاہ اندیش لوگوں کی ابلہ فریبی اور غلطی ہے کہ وہ اسپر اعتراض کرتے ہیں دیکھو توریت میں کاہنوں کے فرقہ کے ساتھ خاص مراعات ملحوظ رکھی گئی ہیں۔ اور ہندوؤں کے برہمنوں کے لئے خاص خاص رعائتیں ہیں پس یہ نادانی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی کسی تخصیص پر اعتراض کیا جاوے۔ انکا نبی ہونا ہی سب سے بڑی خصوصیت ہے جو اور لوگوں میں موجود نہیں

خدا کا تلوّن خدا کا تلون بھی رحمت ہے دیکھو یونس علیہ السلام کی قوم کے معاملہ میں قطعی الہام دیکر جب لوگوں نے چیخنا چلانا شروع کیا تو عذاب ٹلا دیا اور رحمت کے ساتھ انپر نگاہ کی۔ پس خدا کے تلوّن میں بھی ایک خاص لطف ہے مگر اُسکو وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو اُسکے سامنے روتے اور عجز و نیاز ظاہر کرتے ہیں مجھے بارہا تعجب آتا ہے کہ لوگ اپنے جیسے انسان کی خوشامد تو کرتے

ہیں مگر افسوس خدا کی خوشامد نہیں کرتے

قبولیت دعا میں توقف یہ یاد رکھو کہ دعا کے لئے اگر جلدی جواب مل جاوے تو عموماً اچھا نہیں ہوتا پس دعا کرتے نا امید نہ ہو دعا میں جس قدر دیر ہو اور اسکا بظاہر کوئی جواب نہ ملے تو خوش ہو کر سجدہ ہائے شکر بجا لاؤ کیونکہ اس میں بہتری اور بھلائی ہے توقف کامیابی کا موجب ہوتا ہے

دعا و صدقہ رد بلا ہے دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے یونسؑ کی قوم گریہ زاری اور دعا کے سبب آنیوالے عذاب سے بچ گئی میری سمجھ میں محاتبت معاضبت کو لکھتے ہیں اور حوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی پس حضرت یونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی اصل یہ ہے کہ عذاب کے ٹلجانے سے اُن کو شکوہ اور شکایت کا خیال گزرا کہ پیشگوئی اور دعائیں ہی رائیگاں گئیں۔ اور یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی پس یہی مغاضبت کی حالت تھی اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات قرارداد جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے اسی لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے انسان خیرات کرتے وقت کسقدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جبتک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے صدقہ اسکو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے حضرت یونسؑ کے حالات میں درمنثور میں لکھا ہے کہ آپ نے کہا مجھے پہلے ہی معلوم تھا۔ کہ جب تیرے سامنے کوئی آویگا تجھے رحم آجائیگا ع

ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم

تعبیر خواب منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر دہلی کے خواب کی تعبیر میں فرمایا کہ
نماز عید شہر میں پڑھنا بہت بڑی کامیابی ہے

سورۂ تبت پر اعتراض کا جواب ابولہب قرآن مجید میں عام ہے نہ خاص مراد وہ شخص ہے جس میں التہاب و اشتعال کا مادہ ہو۔ اسی طرح حمالۃ الحطب ہیزم کش عورت سے مراد ہے جو سخن چین ہو آگ لگانے والی چغلخور عورت آدمیوں میں شرارت کو بڑھاتی ہے سعدی کہتا ہے

سخن چین بدبخت ہیزم کش است

مقام رشک دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں مگر رشک کا مقام دعا ہے یعنے اپنے احباب حاضرین اور غیر حاضرین میں سے جنکے نام یاد آئے یا شکل یاد آئی آج بہت دعا کی ہاں اتنی دعا کی کہ اگر خشک لکڑی پر کیجاتی تو سرسبز ہو جاتی ہمارے احباب کے لئے یہ بڑی نشانی ہے

رمضان کا مہینہ (۱۳۱۵ھ) الحمدللہ گزر گیا۔ عافیت اور تندرستی سے یہ دن حاصل ہے پھر اگلا سال خدا جانے کس کو آئیگا کس کو معلوم ہے کہ اگلے سال کون ہوگا پھر کسقدر افسوس کا مقام ہوگا۔ اگر اپنی جماعت کے ان لوگوں کو فراموش کر دیا جاوے جو انتقال کر گئے ہیں ایسے وقت میں دعا کی کہ جب فہرست میں زندوں کے نام ثبت ہوئے

ظاہر پرستی۔ ظاہر پرستی سے یہودیوں پر یہ آفت آئی کہ وہ مسیح علیہ السلام کا انکار کرتے رہے اور نہ صرف یہی بلکہ ہمارے نبیؐ کا بھی انکار کرتے رہے۔ اُن کو یہ خیال تھا کہ مسیح آئیگا تو ایک بادشاہ ہو کر آئے گا اور بڑے شان و شوکت سے تخت داؤد پر جلوہ افروز ہوگا۔ اور اُس کے آنے سے پہلے ایلیا آسمان سے اتریگا مگر جب مسیح آیا تو اس نے ایلیا تو یوحنا کو بنایا اور آپ بجائے بادشاہ ہونے کے ایسی عاجزی دکھائی کہ سر رکھنے کو بھی جگہ نہ ملی اب ظاہر پرست یہودی کیونکر مان لیتے پس انہوں نے بڑے زور سے انکار کیا۔ اور ابتک کر رہے ہیں یہی مصیبت ہمارے زمانہ کے مولویوں اور ملاؤں کو پیش آئی وہ منتظر ہیں کہ مسیح اور مہدی آکر لڑائیاں کریگا مگر خدا تعالٰے نے یہ امر ہی ملحوظ نہ رکھا تھا۔ اور بخاری نے یضع الحرب کہکر اسکا قضیہ ہی چکا دیا تھا پھر بھی یہ امن اور سلامتی کے خواستگار کو ماننا نہیں چاہتے (الحکم جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۲۲۔ مارچ ۱۸۹۸ء)

۲۳۔ فروری ۱۸۹۸ء عید رمضان کے موقعہ پر دو ہزار کا مجمع تھا حضرت اقدسؑ نے نماز عید سے پہلے اپنے ایک مخلص مرید کی ماں کا جو اُسی روز فوت ہوئی تھی جنازہ پڑھا اور اسکی مغفرت کیلئے دعا مانگی نماز عید مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھائی۔

۵ مارچ ۱۸۹۸ء علی الصباح سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا اور سیٹھ آدم اسمٰعیل مع الخیر اپنے وطن کو روانہ ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام ایسی شفقت اور محبت سے جو ایک مہربان باپ کو اولاد سے ہوتی ہے کچھ فاصلہ تک چھوڑنے گئے بہت سے احباب ہمراہ تھے۔

۱۴ مارچ ۹۸ء میں دیکھتا ہوں کہ باوجود مصائب پر مصائب آنیکے اور ہر طرف خطرہ ہی خطرہ دکھائی دینے کے لوگ ابھی تک سنگدلی اور عجب اور نخوت سے کام لے رہے ہیں نادان کب تک اس بیفکری میں بسر کرینگے تاوقتیکہ لوگ ضد نہیں چھوڑتے اپنی بری کرتوتوں سے باز نہیں آتے اور خدا تعالٰے سے مصالحت نہیں کرتے یہ بلائیں اور مصیبتیں دور نہیں ہونے کی میں نے دیکھا ہے اور خوب غور کیا ہے کہ قحط کے دنوں میں لوگوں نے ذرا بھی قحط کی مصیبت کو محسوس نہیں کیا شراب خانے اُسی طرح آباد تھے اور بدکاریوں اور بدمعاشیوں کے بازار برابر گرم تھے ابتدا میں جب کبھی کوئی برائے نام فتوٰے مکہ مدینہ کے نام سے آجایا کرتا تھا تو لوگ ڈر جایا کرتے تھے اور مسجدیں آباد ہو جاتی تھیں مگر اِسوقت شوخی اور بیباکی حد سے

بڑھ چلی ہے اللہ تعالےٰ ہی فضل کرے

آخرت پر نظر عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اُس کی فکر کرتا ہے اور دور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اُس سے بچنے کی فکر کرے

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھکر بُرے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکار اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا بدکار بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھیگا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو ان قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کرکے خشوع و خضوع کا سبق دے رونا اگر نہیں آتا تو رونی صورت بنا دے پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئینگے

جماعت کو نصیحت ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعوےٰ کرکے کوئی اسپر نہ چلے تو یہ نری لاف و گزاف ہی ہے پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کردے اور اسکو کاہلی کی جرأت نہ دلاوے وہ انکی محبت سرد دیکھکر خود بھی دل سخت نہ کرے

بہت آرزوئیں انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضا و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی تمناؤں کا سلسلہ اور ہے۔ قضا و قدر کا سلسلہ اور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں اُسے کیا معلوم ہے اس میں کیا لکھا ہے اسلئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئیے

توحید کی قسم توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دے اور اپنے وجود کو اسکی عظمت میں محو کردے (الحکم صفحہ ۱ جلد دوم نمبر سوم مطبوعہ ۱۳۔ مارچ ۱۸۹۸ء)

۱۶ مئی ۱۸۹۸ء

جماعت لاہور کو نصیحت فرمایا لاہور[1] کی جماعت کو ہماری طرف سے السلام علیکم کہدیں اور ان کو سمجھا دیں کہ دن بہت ہی نازک ہیں اللہ تعالےٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیئے اللہ تعالےٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی آپس میں اخوت اور محبت

[1] حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے فرمایا۔

کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے آپس میں ایکدوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالےٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اُس کی اطاعت میں واپس آجاؤ اللہ تعالےٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اسکے حضور میں آتے ہیں

تم یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اسکے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دیگا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور انکی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے انکو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگجاویں انکی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر انکو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا انکو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ کہ اگر تم اللہ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالےٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالےٰ کو کسی کی پروا نہیں ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو اتنی بازپرس ہوتی ہے سو اگر تم اپنے آپکو درندوں کی مانند بیکار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی

ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنے باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ لوگ تمہاری مخالفت کرینگے اور انجمن کے ممبر تم پر ناراض ہونگے (انجمن سے مراد انجمن حمایت اسلام لاہور ہے جس کا لاہور میں چرچا تھا) پر تم اُن کو نرمی سے سمجھاؤ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا۔ بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔ اور انجمن کے ممبروں کے ذہن نشین کراؤ کہ ایسا میموریل[۵۱] فی الحقیقت دین کو ایک نقصان دینے والا امر ہے اور اسی واسطے ہم نے اسکی مخالفت کی کہ دین کو صدمہ پہنچتا ہے" (الحکم جلد ۲ نمبر ۱۲، ۱۳ صفحہ ۱۰، ۲۰، ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

۵۱ میموریل سے مراد میموریل دربارہ روکنے اشاعت کتاب امہات المومنین ہے جو انجمن مذکور الصدر نے سرکار کو بھیجا

یکم اگست ۱۸۹۸ء
تعبیر خواب

صبح کی نماز کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈاڑھ کا حصہ جو بوسیدہ ہو گئی ہے اسکو میں نے منہ سے نکالا اور وہ بہت صاف تھا۔ اور اُسے ہاتھ میں رکھا

پھر فرمایا کہ خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گرایا جاوے تو وہ منذر ہوتا ہے ورنہ مبشّر

زاں بعد محمد صادق (مفتی حال اڈیٹر بدر) نے اپنے دو خواب سنائے۔ جن میں سے ایک میں نور کے کپڑوں کا ملنا اور دوسرے میں حضرت اقدسؑ کے دئے ہوئے مضمون کا خوشخط نقل کرنا تھا جس کی تعبیر حضرت اقدسؑ نے کامیابی مقاصد فرمائی

مخفی تائیدات الٰہی

اسکے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ تائیدات الٰہیہ ایک تو بیّن اور ظاہر طور پر ظہور پذیر ہوتی ہیں اور عام لوگ انکو سمجھ سکتے ہیں مگر بعض مخفی تائیدات ایسی ہوتی ہیں جنکے لئے میری سمجھ میں کوئی قاعدہ نہیں آتا کہ عوام الناس کو کیونکر دکھا سکوں مثلاً یہی عربی تصنیف ہے میں خوب جانتا ہوں کہ عربی ادب میں مجھے کہاں تک دسترس ہے لیکن جب میں تصنیف کا سلسلہ شروع کرتا ہوں تو یکے بعد دیگرے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر موزون طور پر آنے والے الفاظ القا ہوتے جاتے ہیں اب کوئی بتلائے کہ ہم کیونکر اس تائید الٰہی کو دکھا سکیں کہ وہ کیونکر سینہ پر الفاظ نازل کرتا ہے اور دیکھو اس ایام الصلح میں اکثر مضامین ایسے آئے ہیں جنکا میری پہلی تصنیفات میں نام تک نہیں اور اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ اس سے پہلے وہ کبھی ذہن میں نہ گزرے تھے لیکن اب وہ ایسے طور پر آکر قلب پر نازل ہوئے کہ سمجھ میں نہیں آسکتا جب تک خود تائید الٰہی کے شامل حال ہو کر اسکو اس قابل نہ بنا دیوے اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے جو وہ ایسے بندوں پر کرتا ہے جن سے کوئی کام لینا ہوتا ہے۔

یہ بھی ایک سچی بات ہے کہ تصنیفات کے لئے جب تک صحت اور فراغت نہ ہو یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ان لوگوں کو ہی ملتا ہے جن سے وہ کوئی کام لینا چاہتا ہے پھر ان کو یہ سب سامان جو تصنیف کے لئے ضروری ہوتے ہیں یکجا جمع کر دیتا ہے

علالت پر بیمار پرسی

جناب مولنا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کے دشمنوں کی طبیعت ۳۱۔ جولائی ۱۸۹۸ء سے بعارضہ درد شکم بیمار تھی حضرت اقدسؑ نے آدمی بھیجکر خبر منگوائی اور افاقہ کی خبر سن کر الحمد للہ فرمایا اور فرمایا کہ

مولوی صاحب کا سن اب انحطاط کا ہے اسلئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے گویا پھونک پھونک کے

قدم رکھنا چاہیئے زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے لیکن انسان کو یہ بھی مناسب نہیں کہ وہ اسباب کی رعایت نہ رکھے

پھر فرمایا کہ دراصل انحطاط کا زمانہ ۳۰ سال کے بعد سے شروع ہوجاتا ہے افراط اور تفریط اس سن میں اچھی نہیں ہوتی میں نے بعض آدمی دیکھے ہیں کہ گنا پینا آٹا دیتے اور پانی بھی اندازہ اور وزن کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں اور بعض یہانتک بڑھ جاتے ہیں کہ انکو کسی قسم کا اندازہ ہی نہیں رہتا یہ دونو باتیں ٹھیک نہیں

جیسا میں نے کہا زمانہ شباب تیس ہی سال تک ہے اور یہ بھی اُس صورت میں کہ قوے مضبوط اور تندرست ہوں ورنہ بعض تو اوائل ہی میں تشبہ بالشیوخ رکھتے ہیں

اب دس منٹ بجنے میں تھے ہم مدرسہ کو چلے گئے اور حضرت اقدس بھی چند منٹ بعد تشریف لے گئے دس بجے کے قریب شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور مع منشی حسین بخش صاحب اپیلنویس بٹالہ تشریف لائے کوئی سوا دس بجے کے قریب حضرت اقدس ان معزز مہمانوں سے ملاقات کے لئے باہر تشریف لائے اور کوئی ساڑھے دس بجے کے قریب مدرسہ دکھانے کے لئے انکو ہمراہ لیکر تشریف لائے خود حضور نے کوائف و اغراض مدرسہ سے شیخ صاحب کو اطلاع دی اور فرمایا

"کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت میں ہر ایک قسم کے لوگ ڈاکٹر وکیل تاجر گریجوایٹ وغیرہ شامل ہیں مدرسہ میں دینیات کی تعلیم کی تکمیل کے لئے ایک فاضل مولوی تجویز کیا ہے"

اسپر شیخ صاحب نے فرمایا کہ جناب کو بہت آسان ہے کیونکہ ہر ایک قسم کے لوگ بفضلہٖ تعالیٰ موجود ہیں۔ اور شیخ علی احمد صاحب نے ؎ نقد اسی وقت بطور انعام پیش کئے کہ یہ انعام اس طالبعلم کو ملے جو دینیات میں سب سے اول رہے

شیخ یعقوب علی صاحب نے بغرض اندراج الحکم دریافت کیا تو حضور نے فرمایا کہ۔

یہ صاحب (یعنی شیخ یعقوب علی صاحب) الحکم نام اخبار بھی یہاں سے شائع کرتے ہیں"

شیخ علی احمد صاحب نے اسپر فرمایا کہ جناب آپکی تو دنیا ہی نئی ہے

بعد ازاں حضرت اقدس انکو مطبع کی طرف لے گئے جہاں مطبع کے متعلق حالات تبلاتے رہے اور مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر کا ذکر آیا جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب نے اسکے متعلق ایک خط سنایا پھر کھانا کھانیکو حضور تشریف لے گئے

ازاں بعد حضور ظہر عصر شام اور عشا کی نمازوں میں باہر تشریف لائے

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲-۲۳ صفحہ ۱۲ ۱۳،۱ اگست ۹۸ء)

۲۳-اگست ۱۸۹۸ء بوقت شام بعد مغرب حسب معمول حضرت اقدس مسجد ہی میں تشریف فرما تھے حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ "یہ موجودہ فلسفہ اکثر طبیعتوں میں بیدینی کیوں پیدا کر دیتا ہے"

ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹی نے کہا کہ دراصل جو طبیعتیں پہلے ہی سے بیدینی کی طرف مائل ہوتی ہیں وہی اُس سے اثر پذیر ہوتی ہیں ورنہ اکثر بڑے بڑے فلاسفر مزاج پادری اپنے مذہب میں پکے ہوتے ہیں اسپر جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ آج درس قرآن کریم میں یہ سوال ہوا تھا کہ قرآن میں کہیں تو بیدین لوگوں کے دین کو لہو ولعب سمجھنے کا ذکر ہے اور کہیں لعب کو لہو پر مقدم کیا ہے مینے یہ بھی بتلایا تھا کہ دو ہی گروہ دنیا میں ہیں ایک تو وہ جو دین کو بالکل بے حقیقت سمجھتے ہیں ان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ آخر وہ دینی باتوں کو کھیل سمجھنے لگتے ہیں اور ایک وہ ہے جو سوسائٹی کے خیال سے کھیل اور تفریح کے طور پر دین کو سمجھتے ہیں وہ آخر میں اُسے بالکل بے حقیقت سمجھنے لگتے ہیں

یسوعی مذہب حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ان باتوں پر غور کرنیکے بعد افسوس کے ساتھ ذہن دوسری طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ ایک طرف تو یہ پادری لوگ کالجوں اور سکولوں میں فلسفہ اور منطق پڑھاتے ہیں دوسری طرف مسیح کو ابن اللہ اور اللہ مانتے ہیں۔ اور تثلیث وغیرہ عقائد کے قائل ہیں جو سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ کیونکر اسکو فلاسفہ سے مطابق کرتے ہیں انگریزی منطق کی بنا تو منطق استقرائی ہی پر ہے پھر یہ کونسا استقرا ہے کہ یسوع ابن اللہ ہے کونسی شکل پیدا کرنے ہونگے یہی ہوگا کہ مثلاً اس قسم کے خواص جن لوگوں کے اندر ہوں وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہوتے ہیں اور مسیح میں یہ خواص تھے پس وہ بھی خدا یا خدا کا بیٹا تھا اس سے تو کثرت لازم آتی ہے جو محال مطلق ہے میں تو جب اسپر غور کرتا ہوں حیرت بڑھتی ہی جاتی ہے نہیں معلوم یہ لوگ کیوں نہیں سوچتے

اسلام اسلام کے پاک اصول ایسے نہیں ہیں کہ فلسفہ یا استقراء کی محک پر بھی کامل المعیار ثابت نہ ہوں بلکہ مینے بارہا غور کی ہے کہ قرآن کریم کی نسبت جو آیا ہے۔

فِي كِتٰبٍ مَّكْنُونٍ (پ ۲۷)

یہ کتاب مکنون زمین اور آسمان کی چھپی ہوئی کتاب ہے جس کے پڑھنے پر ہر شخص قادر نہیں ہو سکتا اور قرآن کریم اسی کتاب کا آئینہ ہے اور قرآن نے وہی خدا دکھایا ہے جس پر آسمان و زمین شہادت دیتے ہیں مگر یہ انیس سو برس کا تراشا ہوا جعلی مردہ خدا کس سند اور شہادت پر خدا بنایا گیا ہے پس یہ اسلام ہی کی خوبی اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی فخر ہے کہ وہ ایسا دین لے کر آئے کہ جو

ہمیشہ سے ہے اور جس کی تعلیم زمین اور آسمان کے اوراق میں بھی واضح طور پر موجود ہے (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۵۲۴ ۲۶ / اگست ۱۸۹۸ء)

۲۵ - اگست ۱۸۹۸ء صبح آج رات کے آخری حصہ میں بہت خفیف سا تقاطر شروع ہو گیا اسلئے نماز فجر معمولی وقت سے کسی قدر دیر سے ہوئی بعد نماز فجر حضرت اقدسؑ (جیسا کہ حضورؑ کا دستور ہے کہ گاہے گاہے بیٹھ جایا کرتے ہیں) بیٹھ گئے باہر سے آئے ہوئے احباب میں سے سیالکوٹ کے چند احباب مثل ماسٹر غلام محمد صاحب و ماسٹر قائم الدین بی۔ اے و حکیم حسام الدین صاحب اور ایسا ہی کلانور سے جناب مرزا نیاز بیگ صاحب سابق ضلعدار نہر و مرزا رسول بیگ صاحب خلف مرزا صاحب موصوف اور امرتسر سے میاں جیون بٹ لاہور سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور مرزا ایوّب بیگ صاحب ٹیچر چیفس کالج میاں شیر علی صاحب بی اے علیگڈھ کالج سے میاں شیر محمد خان صاحب سٹوڈنٹ بی اے کلاس اور دیگر احباب معہ مقامی بزرگوں کے جمع تھے فارسی زبان کی تصنیفات پر سلسلہ گفتگو چلتے چلتے مولنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا۔ کہ ایرانیوں نے آجکل اپنی توجہ تصنیفات کی طرف بہت مبذول کی ہے اور اس کثرت سے عربی الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ بجز روابط کے فارسی زبان کو کم دخل دیتے ہیں اور باب مفاعلہ انفعال استفعال وغیرہ کو اسقدر کثرت سے استعمال کرتے ہیں کہ عقل حیران ہوتی ہے

اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ

"فہمیدن وغیرہ قدیم زمانے میں استعمال کرتے تھے آجکل بہت کم استعمال رہ گیا"

مولانا عبد الکریم صاحب نے جنکو فارسی زبان سے بڑی دلچسپی رہی ہے اور جو اس زبان پر مادری زبان کی طرح حکمران ہیں فرمایا کہ جناب آجکل تو مفاہمہ تفہیم وغیرہ ہی بولتے ہیں

اسکے بعد اسی سلسلہ میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ "عربی زبان بہت وسیع ہے اور ہر ایک قسم کی اصطلاحیں اس میں موجود ہیں اور تصنیفات اسقدر کثرت سے ہو رہی ہیں کہ جنکا علم بجز خدا کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا صرف حدیث ہی کو دیکھو کہ کوئی کامل طور پر دعوے نہیں کر سکتا کہ اُسنے علم حدیث کی کل کتابوں کو دیکھا ہو"

پھر مولنا مولوی عبد الکریم صاحب نے علے سبیل الذکر فرمایا کہ حال ہی میں مولنا مولوی نور الدین صاحب کے پاس مصر سے کتبخانہ خدیویہ کی ایک فہرست سات جلدوں میں آئی ہے وہ فہرست ایسے طور پر مرتب کی گئی ہے کہ اُسکو پڑھکر بھی ایک مزا آتا ہے ایسے ڈھنگ پر کتابوں کے نمبر دیئے ہیں کہ ایک

بالکل اجنبی بھی اگر لائبریری میں چلا جاوے تو وہ بلا تکلیف معین کتاب پر ہاتھ ڈالیگا بشرطیکہ اسنے فہرست کو ایک بار دیکھا ہو

اسپر حضرت اقدسؑ نے دریافت فرمایا کہ "وہ کتابیں باہر جا سکتی ہیں" مولوی صاحب موصوف نے جواب دیا کہ ہاں وہ لائبریریاں ایسی نہیں کتابیں نقل ہو سکتی ہیں وغیرہ وغیرہ"

اسپر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ

تائید اسلام

"خدا تعالے نے اسلام کی کسقدر تائید کی ہے اگر کوئی نادان اسلام کی اس تائید الٰہی کا انکار کرتا ہے تو اسے ماننا پڑیگا کہ کبھی بھی دنیا میں خدا نے کسی کی تائید نہیں کی زبان کا اس قدر وسیع ہونا اور پھر اس میں اسقدر کثرت سے تصنیفات کا ہونا بھی اسلام ہی کی تائید ہے۔ کیونکہ قرآن شریف ہی کی تائید ہوئی ہے کوئی اہل لغت جب کسی لفظ کے معنے لکھتا ہے تو اگر وہ لفظ قرآن کریم میں آیا ہے ساتھ ہی اُس سے وہ آیت بھی ضرور ہی لکھدی ہے"

یہاں مولانا عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ لسان العرب نے تو یہ طریق لازمی طور پر رکھا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود نے اپنے سلسلہ تقریر میں فرمایا کہ سنسکرت وغیرہ زبانیں تو قریب مردہ ہوگئیں ہیں نہ ان میں تصنیفات ہیں نہ کچھ اور۔ اسیطرح عیسائیوں کا حال ہے کہ انکی انجیل کی زبان کی طرف توجہ ہی نہیں رہی۔

پھر اسی سلسلہ میں حضورؑ نے فرمایا کہ

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ پھر اسلام سے کیوں پرخاش رکھی جاتی ہے اسلام کا خدا کوئی مصنوعی خدا نہیں بلکہ وہی قادر خدا ہے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور پھر رسالت کی طرف دیکھو کہ اصل غرض رسالت کی کیا ہوتی ہے؟

غرض رسالت

اول یہ کہ رسول ضرورت کیوقت پر آئے اور پھر اس ضرورت کو بوجہ احسن پورا کرے سو یہ فخر بھی ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے عرب اور دنیا کی حالت جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کسی سے پوشیدہ نہیں بالکل وحشی لوگ تھے کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ نہ حقوق العباد سے آشنا اور نہ حق اللہ سے آگاہ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایک طرف ان کا نقشہ کھینچکر بتا دیا کہ

یاکلون کما یاکل الانعام

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم نے ایسا اثر کیا

یبیتون لربہم سجدا وقیاما (پ۱۹)

کی حالت ہوگئی یعنے اپنے رب کی یاد میں راتیں سجدے اور قیام میں گذار دیتے ہیں اللہ اللہ کسقدر

تضیلت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ایک بےنظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہوگئی حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کو میزان اعتدال پر قائم کردیا اور مردار خوار اور مردہ قوم کو ایک اعلیٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنادیا دو ہی خوبیاں ہوتی ہیں علمی یا عملی ۔ عملی حالت کا تو یہ حال کہ

يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

اور علمی کا یہ حال کہ اسقدر کثرت سے تصنیفات کا سلسلہ اور توسیع زبان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے کہ اسکی نظیر نہیں ملتی

یسوعی مت کی عملی اور علمی حالت

دوسری طرف جب عیسائیوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے حیران ہی ہونا پڑتا ہے کہ حواریوں نے عیسائی ہوکر کیا ترقی کی یہودہ اسکریوطی جو یسوع کا خزانچی تھا کبھی کبھی تغلب بھی کرلیا کرتا تھا اور تیس روپے لیکر استاد کو پکڑوا دیا تو اسکا ظاہر ہی ہے یسوع کی تھیلی میں دو ہزار روپیہ رہا کرتے تھے ایکطرف تو انکا یہ حال ہے بالمقابل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال کہ بوقت وفات پوچھا کہ کیا گھر میں کچھ ہے جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ایک دینار ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اسے تقسیم کردو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اللہ کا رسول خدا تعالےٰ کی طرف سفر کرے اور گھر میں ایک دینار چھوڑ جائے

مجھے تو حیران ہی ہونا پڑتا ہے کہ عیسائی لوگ فلسفہ فلسفہ پکارتے ہیں انکی الٰہیات کی فلاسفی خدا جانے کہاں گئی کفارہ ہی کو دیکھو ایک تصوری جانور کی طرح ہے کفارہ نے کیا بنایا علمی دلائل کو چھوڑ دیا جاوے تو بھی دیکھو کہ حواریوں کی نہ تو علمی اصلاح ہوئی اور نہ عملی ۔ علمی اصلاح کے لئے تو انجیل نے خود فیصلہ کردیا کہ وہ موٹی عقل والے تھے اور کم فہم اور لالچی تھے اور عملی اصلاح کا خاکہ بھی انجیل ہی نے کھینچ کر دکھلایا کہ کوئی لعنتیں بھیجتا ہے اور کوئی تیس روپیہ پر پکڑوا دیتا ہے اور کیا کچھ اور کیا کچھ گناہ کے آثار تاریکی اور ظلمت تو اس دنیا ہی میں شروع ہو جاتی ہے جیسے فرمایا

مَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ الخ

اب یسوع کے شاگردوں کو دیکھو کہ کیا انکی حالت میں تبدیلی ہوئی گناہ کے دور ہونے سے تو ایک قسم کی بصیرت اور روشنی پیدا ہوتی ہے مگر ان میں کہاں پھر کفارہ نے کیا بنایا"

یہ سلسلہ یہیں تک پہنچا تھا کہ ایک نزدیک کے مکان پر اتفاقی حادثہ سے ایک بڑھیا گر جانے کے باعث سلسلہ بند کرنا پڑا ۔ اور حضور اندر تشریف لے گئے

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۴-۲۵ صفحہ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ ۲۰-۲۷ اگست ۹۸ء)

۲۶ اگست ۱۸۹۸ء

شام کے وقت سری سردار کرتار سنگھ صاحب بہادر جوڈیشل افسر و مصاحب اعلیٰ ریاست

پونچھ جو علاج کے لئے جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب کے پاس آئی ہوئی تھیں حضرت مسیح موعودؑ کے حضور بھی حاضر ہوئے

۵ ستمبر ۱۸۹۸ء بعد نماز عصر | **دینی تعلیم کہانی کے ذریعہ** | حضرت مرزا محمود احمد صاحب کی درخواست پر حضرت مسیح موعودؑ نے مندرجہ ذیل کہانی انکو سنائی فرمایا کہ

ایک بزرگ کہیں سفر میں جا رہے تھے اور ایک جنگل میں انکا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے اسے فرمایا کہ **وفی السماء رزقکم وما توعدون**

تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقوےٰ اختیار کرو چوری چھوڑ دو خدا تعالےٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دیگا۔ چور کے دل پر اثر ہوا اسنے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور انکی بات پر عمل کیا یہاں تک کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اُسے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے ملنے لگے وہ کھانے کھا کر برتنوں کو اپنی جھونپڑی کے باہر پھینکدیتا اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جو اب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے کوئی اور آیت بتلاؤ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ **فورب السماء والارض انہ لحق**

یہ پاک الفاظ سن کر اسپر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالےٰ کی عظمت و جلال کا خیال کر کے تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دیدی۔

بچو! تمنے دیکھا کہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنے سے کیسی دولت نصیب ہوتی ہے دیکھو وہ خدا تعالےٰ جو زمین و آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے کیا اسکے ہونے میں کوئی شک ہو سکتا ہے؟ وہ پاک اور سچا خدا ہی ہے جو ہم تم سب کو پالتا پوستا ہے پس خدا ہی سے ڈرو اُسی پر بھروسہ کرو۔ اور نیک بختی اختیار کرو (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶-۲۷ صفحہ ۱۱-۶-۱۳ ر ۲۰ ستمبر ۹۸ء)

۹ ستمبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ | حضرت مسیح موعودؑ نے سید خصیلت علیشاہ صاحب مرحوم ڈپٹی انسپکٹر پولیس کھاریاں کا جنازہ پڑھا جو ۶ ستمبر ۱۸۹۸ء کو ۱۱ بجے دن فوت ہوئے تھے

*۹ ستمبر ۱۸۹۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مندرجہ ذیل الہام ہوا جو حضور نے مسجد مبارک میں لکھوا کر چسپاں کروا دیا اور وہ یہ ہے

غثم غثم لہ دفع الیہ من مالہ دفعۃ

*یہ صفحہ کے شروع پڑھی جاوے (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶-۲۷ صفحہ ۱۴-۶-۱۳ ر ۲۰ ستمبر ۹۸ء)

۲۶ ستمبر ۹۸ء صبح | بعد نماز فجر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ

اب میری حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر کوئی خواب کبھی آتا ہے تو میں اُسے اپنی ذات یا نفس سے مخصوص نہیں سمجھتا بلکہ اسلام اور اپنی جماعت ہی کے متعلق سمجھتا ہوں اور میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اپنے نفس کا ذرا بھی خیال نہیں ہوتا چنانچہ رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا اسکی حلاوت اسقدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی با اینہمہ میں اسکو پئے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں مگر اسپر بھی میں اس پیالے کو پی گیا شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور یہ اسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے

اصل بات یہ ہے کہ جس قدر تعلقات انسان کے وسیع ہوتے ہیں اُسی قدر سلسلہ اُس کے خواب کا بلحاظ تعلقات وسیع ہوتا جاتا ہے مثلاً اگر کلکتہ کا کوئی ایسا شخص ہو جس کو ہم جانتے بھی نہیں تو اسکے متعلق کوئی خواب بھی نہ آئیگی چنانچہ کئی سال پہلے جب مجھے صرف چند آدمی جانتے تھے اسوقت جو خواب آتی تھی وہ ان تک ہی محدود ہوتی تھی اور اب کئی ہزار سے تعلق رکھتی ہے"

ادویات کے متعلق گفتگو کا سلسلہ چل پڑا۔ اور وہ اس تقریب پر کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحبکو کوئی دوا حضرت اقدسؑ نے شب گذشتہ کو دی تھی اسکے اثر کے متعلق حضرت اقدسؑ نے دریافت فرمایا۔ اسی ضمن میں **ایسٹرن سرپ** اور کچلہ وغیرہ پر مختلف ذکر ہوتا رہا اور انکے خواص میں سے اعصاب کی تقویت کا تذکرہ ہوا جس پر حضرت اقدسؑ کو مولنا مولوی عبدالکریم صاحب نے اس امر کی طرف توجہ دلادی کہ **عصب** کے لفظ میں فلاسفی بھری ہوئی ہے کیونکہ **عصب** کے معنے ہیں باندھنا۔ اور پٹھے بھی انسان کے اعضا کو رسیوں کی طرح باندھے رکھتے ہیں اور بالمقابل **نرو** (Nerve) کے لفظ میں بجز لفظ کے کچھ بھی نہیں اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ

ام الالسنہ ایہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ الفاظ کے اندر علمی باتیں بھری ہوئی ہیں اور عربی زبان اسی لئے ام الالسنہ ہے چونکہ قرآن جیسا عظیم الشان معجزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اسلئے اسکی عظمت علمی پہلو سے بہت بڑی ہے

پھر اسی ضمن میں **منن الرحمٰن** کی اشاعت کے متعلق تذکرہ ہوتا رہا حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ

بعض اسباب اور سامان کے بہم پہنچ جانے پر جو اسکے لئے ضروری ہیں شایع ہوگی

پھر اسی ذکر میں حضورؑ نے فرمایا کہ

نشانات صداقت میں نے بارہا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے چار قسم کے نشان مجھے دئے ہیں اور جن کو مینے بڑے دعوے کے ساتھ متعدد مرتبہ لکھا اور شایع کیا

اول عربی دانی کا نشان ہے اور یہ اُسوقت سے مجھے ملا ہے جب سے کہ محمد حسین بٹالوی نے یہ لکھا کہ یہ عاجز عربی کا ایک صیغہ بھی نہیں جانتا حالانکہ مینے کبھی دعوےٰ بھی نہیں کیا تھا کہ عربی کا صیغہ نہیں آتا ہے جو لوگ عربی املا اور انشاء میں پڑے ہیں وہ اسکی مشکلات کا اندازہ کر سکتے ہیں اور اسکی خوبیوں کا لحاظ رکھ سکتے ہیں مولوی عبد الکریم صاحب شروع سے دیکھتے رہے ہیں کہ کسطرح پر اللہ تعالےٰ نے اعجازی طور پر مدد دی ہے بڑی مشکل آکر پڑتی ہے جب ٹھیٹھ زبان کا لفظ مناسب موقعہ پر نہیں ملتا اسوقت خدا تعالےٰ وہ الفاظ القا کرتا ہے نئی اور بناوٹی زبان بنا لینا آسان ہے مگر ٹھیٹھ زبان مشکل ہے پھر مینے ان تصانیف کو بیش قرار انعامات کے ساتھ شائع کیا ہے اور لکھا ہے کہ تم جس سے چاہو مدد لے لو اور خواہ اہل زبان بھی ملا لو مجھے خدا تعالےٰ نے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ وہ ہرگز قادر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ نشان قرآن کریم کے خوارق میں سے ظلی طور پر مجھے دیا گیا ہے

دوم۔ دعاؤں کا قبول ہونا۔ مینے عربی تصانیف کے دوران میں تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے کہ کس قدر کثرت سے میری دعائیں قبول ہوئی ہیں ایک ایک لفظ پر دعا کی ہے اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو مستثنےٰ کرتا ہوں (کیونکہ انکی طفیل اور اقتدا سے تو یہ سب کچھ ہی ملا ہے) اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں اس قدر قبول ہوئی ہیں کہ کسی کی نہیں ہوئی ہونگی میں نہیں کہہ سکتا دس ہزار یا دو لاکھ یا کتنی اور بعض نشانات قبولیت دعا کے تو ایسے ہیں۔ کہ ایک عالم انکو جانتا ہے

تیسرا نشان پیشگوئیوں کا ہے یعنی اظہار علی الغیب یوں تو نجومی اور رمال لوگ بھی اٹکل بازیوں سے بعض باتیں ایسی کہہ دیتے ہیں کہ انکا کچھ نہ کچھ حصہ ٹھیک ہوتا ہے اور ایسا ہی تاریخ ہم کو بتلاتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی کاہن لوگ تھے جو غیب کی خبریں بتلاتے تھے چنانچہ سطیح بھی ایک کاہن تھا مگر ان اٹکل باز رمالوں اور کاہنوں کی غیب دانی اور مامور من اللہ اور ملہم کے اظہار غیب میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ملہم کا اظہار غیب اپنے اندر الٰہی طاقت اور خدائی ہیبت رکھتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں صاف طور پر فرمایا ہے لا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول (پ ۲۹) یہاں اظہار کا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے کہ اسکے اندر ایک شوکت اور قوت ہوتی ہے

چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق اور معارف کا ہے کیونکہ معارف قرآن اس شخص کے سوا اور

کسی پر نہیں کھل سکتے جس کی تطہیر ہو چکی ہو لا یمسہ الا المطھرون (پ ۲۷) میں نے کئی مرتبہ کہا ہے۔ کہ میرے مخالف بھی ایک سورۃ کی تفسیر کریں۔ اور میں بھی تفسیر کرتا ہوں پھر مقابلہ کر لیا جاوے مگر کسی نے جرأت نہیں کی محمد حسین وغیرہ نے یہ تو کہدیا کہ انکو عربی کا صیغہ نہیں آتا اور جب کتابیں پیش کی گئیں تو بودے اور رکیک عذر کر کے ٹالدیا کہ یہ عربی تو ارنی کچالو ہے مگر یہ نہ ہو سکا کہ ایک صفحہ ہی بنا کر پیش کر دیتا اور دکھا دیتا کہ عربی یہ ہے

غرض یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کے لئے مجھے ملے ہیں (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۸-۲۹ صفحہ ۳-۴-۲۰-۷ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۸ء)

۳۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے مقدس باپ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی

۳۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو صبح کے وقت بعد نماز فجر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ

"رات کو بعد تہجد لیٹ گیا تو تھوڑی سی غنودگی کے بعد دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سرمہ چشم آریہ کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ آریہ لوگ اب خود اس کتاب کو چھپوا رہے ہیں"

تعبیر میں حضور پر نورؑ نے فرمایا کہ شاید اس سے یہ مراد ہو کہ آریہ لوگوں کو جو بعض حجاب اور وساوس ہماری پیشگوئیوں مثل پیشگوئی متعلقہ لیکھرام وغیرہ کے متعلق ہیں وہ دور ہو جاویں اور ان پر اصل حقیقت کا انکشاف ہو جاوے مقدمہ کلارک میں رام بھجدت وکیل آریہ تھا جب امرتسر کے سٹیشن پر مجھ سے ملا تو اسنے صاف کہا کہ میں بلا فیس اس مقدمہ میں اسلئے گیا تھا کہ شائد قتل لیکھرام کا کوئی سراغ ملے۔ کیونکہ اسکے قتل کا یقین ہم کو آپ پر تھا۔ ایسا ہی اور اقوام کو ایسا خیال ہو سکتا ہے پس اس خواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالے ان پر اصل حقیقت کھول کر حجت ملزمہ قائم کر دے

پھر فرمایا کہ پٹی والے جو اشتہار دکھائے گئے تھے اس میں بھی یہی تھا کہ وہ لوگ خود چھپوا رہے ہیں۔ اسپر (حضرت) مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا کہ جب وہ امر پورا ہوگا جس قدر عظمت اور قدر ہم کو ہوگی اور لوگوں کو کہاں ہم تو دیکھتے ہیں کہ کیسے مشکلات درپیش ہیں

حضرت (مسیح موعودؑ) نے فرمایا کہ بیشک صرف اسی میں نہیں بلکہ ہر دعا اور پیشگوئی کی عظمت اور قبولیت میں یہی حال ہوتا ہے مثلاً اگر کسی لق و دق میدان میں جہاں ہزارہا کوس تک پانی نہیں ملتا۔ کوئی شخص دعا کرے اور خدا تعالے اپنے فضل سے اسے پانی کا پیالہ عطا کرے تو اس امر کو مجمل طور پر ان مشکلات اور لوازمات کو نظر انداز کر کے بیان کیا جاوے تو لوگ جو کل حالات پر آگاہ نہیں

بجائے عظمت کے ہنسی کرینگے مگر جب مشکلات سے واقف ہوں تو پھر ایک خاص عظمت اور ہیبت سے اسکو دیکھینگے ایسا ہی اگر کوئی ناخواندہ اور اُمّی آدمی انگریزی کی کتاب پڑھ جاوے تو اسکی اہمیت سے واقف لوگ اُسے عظمت کی نگاہ سے دیکھینگے مگر ایک ایم اے اور بی اے اگر اس کتاب کو پڑھ جاوے تو چنداں کیا بالکل وقعت نہ دینگے معمولی امر خیال کرینگے

غرض ہر ایک امر کی عظمت اور عدم عظمت اسکے حصول کے لوازمات اور مشکلات پر ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ لوگ اِس امر کو بھی جھوٹ جانینگے جو ہمنے لکھا ہے کہ میری تیس ۳۰۰۰۰ ہزار دعائیں کم از کم قبول ہوئی ہیں مگر میرا خدا خوب جانتا ہے کہ یہ سچ ہے اور اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں کیونکہ ہر ایک کام کے لئے خواہ دینی ہو خواہ دنیوی دعا کی گئی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اُسے موزون اور طیب بنا دیا ہے عربی تصنیفات میں ایک ایک لفظ دعا ہی کا اثر ہے ورنہ انسانی طاقت کا کام نہیں کہ تحدی کرے اگر دعا کا اثر نہیں تو پھر کیوں کوئی مولوی یا اہل زبان دم نہیں مار سکتا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ اہل زبان کے رنگ اور محاورہ پر ہماری کتب تصنیف ہوئی ہیں ورنہ اہل زبان بھی سارے اس پر قادر نہیں ہوتے کہ کل مسلّم محاورات زبان پر اطلاع رکھتے ہوں پس یہ خدا ہی کا فضل ہے

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۰ ۱۸۹۸ء)

یکم جنوری ۱۸۹۹ء قبل از نماز عشاء حضورؑ نے فرمایا کہ رات یعنے ۳۱ دسمبر ۱۸۹۸ء کی شب کو الہام ہوا۔ "السھیل البدری" پھر فرمایا کہ سہیل وہ ستارہ ہے جس کو ولد الزناکش بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو نکوئی کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ابوالفضل نے اسی ستارہ کی نسبت لکھا ہے ؎

ولد الزناکش آمد چہ ستارہ یمانی

تین آدمیوں نے حضورؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اور عشاء کی نماز ادا فرما کر حضورؑ اندر تشریف لے گئے

۲ جنوری ۱۸۹۹ء دن کے آٹھ بجے حضورؑ کثیر التعداد احباب کے ہمراہ سیر کے لئے تشریف لیگئے

اور راستہ میں حضورؑ نے فرمایا کہ یہ تکالیف اور ایذائیں جو مخالف کبھی بدزبانیوں کے رنگ میں اور جھوٹ اور افترا سے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعے سے اور کبھی گورنمنٹ اور حکومت کو خلاف واقعہ اور محض جھوٹی باتوں کے بیان کرنے سے بدظن کر کے ہم کو پہنچاتے ہیں اگر ہماری اپنی ہی ذات تک محدود اور مخصوص ہوتیں تو خدائے تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ ہم کو ذرا بھی خیال نہ ہوتا کیونکہ ہم تو قربانی کے بکرے کی طرح اللہ تعالےٰ کی راہ میں ہر ایک دُکھ اور تکلیف برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں مگر چونکہ اسکا اثر ہماری تمام قوم تک پہنچتا ہے جن میں بعض لوگ ابھی کمزور ہیں اور ابتلاء کو برداشت

نہیں کر سکتے اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ ان کل حالات کو چھاپکر گورنمنٹ کے پاس بھیجدیں کیونکہ اگر ہم خاموش رہیں تو مخالف ریشہ دوانیاں کرتے ہیں۔ اور اسکا اثر اچھا نہیں پڑتا۔ چونکہ ہمارے دل صاف ہیں اور ہم بدباطن لوگونکی طرح نفاق اور مداہنت سے کام نہیں لیتے اسلئے ہم کو کامل امید ہے کہ یہ رسالہ "کشف الغطاء" گورنمنٹ عالیہ کو ہمارے حالات اور ہماری تعلیمات سے بخوبی آگاہ کر دیگا۔ اور ہمارے ہر ایک دوست کے پاس بطور سارٹیفکیٹ کے رہیگا

حضورؑ نے تمام نمازیں باجماعت ادا کیں دو آدمیوں نے آج حضورؑ کے ہاتھ پر بیعت کی

۴۔ جنوری ۱۸۹۹ء محمد حسین بٹالوی نے مہدی موعود کے عقیدے سے انکار کرکے اسے بطور اپنی وفاداری اور احسان کے گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا تھا جو کہ اتفاق سے حضرت مسیح موعودؑ کو مل گیا حضورؑ نے اسپر ایک استفتاء تیار کیا کہ جو شخص مہدی معہود کے آنے سے انکار کرے اسکے حق میں علماء کا کیا فتویٰ ہے یہ استفتاء ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیانی لے کر امرتسر لاہور دہلی گئے جسپر علماء نے اپنی مواہیر ثبت کرکے فتوے دیا کہ ایسا شخص کافر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف آج اپنے مشن سے واپس تشریف لائے اور حضورؑ کی پیشگوئی جزاء سیئۃ بمثلھا مطبوعہ اشتہار ۲۱۔ نومبر ۱۸۹۸ء پوری ہوئی اور محمد حسین پر وہ لعنت پڑی جو بدانست خود وہ ایسے پاک اور مطہر وجود پر ڈالنا چاہتا تھا فالحمدللہ

۴۔ جنوری ۱۸۹۹ء ۵۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو چونکہ گورداسپور میں بمقدمہ محمد حسین بٹالوی حضرت مسیحؑ نے حاضر ہونا تھا اسلئے بعد نماز صبح حضورؑ نے ۹ آدمیونکو اپنے ہمراہ جانے کی اجازت دی۔ اور خود حضورؑ بذریعہ پالکی براہ راست گورداسپور روانہ ہوئے اور خدام براہ بٹالہ ریل کے ذریعہ گورداسپور کو روانہ ہوگئے

۵۔ جنوری ۱۸۹۹ء حضور کا مقام گورداسپور میں رہا۔ اور لودہیانہ کپورتھلہ امرتسر لاہور شملہ جموں بدوملہی وغیرہ سے اکثر احباب سچے اخلاص اور محبت کے جوش میں گورداسپور پہنچگئے اور صبح کی نماز میں قریباً ایک سو کے قریب آدمی شامل جماعت ہوئے بعد نماز صبح مولوی قطب الدین صاحب ساکن بدوملہی نے مندرجہ ذیل اعتراض حضور کے روبرو پیش کیا

اعتراض۔ رسول کریمؐ کے کتفین مبارک کے درمیان جو "مہر نبوت" بتلائی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ رسولی تھی اسکی اصل حقیقت کیا ہے؟

جواب از حضرت مسیح موعودؑ۔ رسول کریمؐ کی مہر نبوت کے متعلق جو اعتراض کیا جاتا ہے ہمارے خیال

میں یہ ایک فروعی بات ہے مگر میں یہ بات اپنے سچے جوش اور اخلاص سے کہتا ہوں کہ میرا ایمان یہ ہے۔
کہ رسول اللہ کے کسی نشانِ نبوت کو رسولی وغیرہ الفاظ سے نسبت دینا ایک مومن اور سچے مسلمان کا کام
نہیں یہ گستاخی اور شوخی ہے جو کفر کی حد تک پہنچ جاتی ہے ہم کو ایسے معاملات میں زیادہ تفتیش اور
چھان بین کی ضرورت نہیں کہ وہ "مہر نبوت" کیا تھی؟ اور کیسی تھی۔ کیونکہ رسول اللہ کی نبوت کی
تصدیق میں اللہ تعالےٰ نے بیشمار نشانات بین اور واضح طور پر رکھے تھے۔ ان میں سے ایک مہر نبوت
بھی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ رسول اللہ کے وجود باجود سے انبیاءؑ کو ایسی ہی نسبت ہے۔
جیسی کہ ہلال کو بدر سے ہوتی ہے ہلال کا وجود ایک تاریکی میں ہوتا ہے لیکن جب وہ اپنے کمال کو پہنچکر
بدر بنجاتا ہے تو وہ بدر اپنی پہلی حالت ہلال کا مثبت اور مصدق ہو جاتا ہے پس یقیناً سمجھو۔ کہ اگر
رسول اللہ صلعم تشریف نہ لاتے تو پہلے انبیاء اور اُن کی نبوتوں کے پہلو مخفی رہتے اب سوچو اور بتلاؤ
کہ کیا موجودہ اناجیل سے انسان طریق توحید کا پتہ لگا سکتا ہے پس اب موجودہ اناجیل نے یہی نہیں
کہ طریق توحید کو گم کر دیا بلکہ ساتھ ہی حضرت عیسےٰؑ کی رسالت اور نبوت کو اڑا دیا۔ اور چہ جائیکہ وہ خدا یا
ابن خدا بنتے۔ انکو نبی کے درجے سے بھی گرا کر معاذ اللہ بہت بُرے درجے کا آدمی بنا دیا۔ مگر رسول اللہ
کی پاک اور مطہر ذات نے تشریف لا کر انکی تعلیم کو زندہ کیا اور خود حضرت مسیحؑ کی اپنی ذات اور وجود کے
لئے مسیحائی کا کام دیا کہ اُسکو مردوں سے نکال کر اس زندگی میں داخل کیا۔ جو اللہ تعالےٰ کے برگزیدوں
اور انبیاءؑ کو دیجاتی ہے تعلیم وہی کامل ہو سکتی ہے جو انسانی قوےٰ کی پوری مربی اور متکفل ہو نہ یہ کہ
ایک ہی پہلو پر واقع ہوئی ہو اناجیل کی تعلیم کو دیکھو کہ وہ کیا کہتی ہے اور اسکے بالمقابل انسانی قوےٰ
کیا تعلیم دیتے ہیں انسانی قوےٰ اور فطرت خدا تعالےٰ کی فعلی کتاب ہے۔ پس اسکی قولی کتاب جو کتاب
اللہ کہلاتی ہے یا اُسے تعلیم الٰہی کہو اسکی ساخت اور بناوٹ کے مخالف اور متضاد کیونکر ہوگی؟ اسی طرح پر
اگر رسول اللہ نہ آتے تو انبیائے سابقین کے اخلاق ہدایات معجزات اور قوت قدسیہ پر اعتراض ہوتے
مگر حضور نے تشریف لا کر ان سب انبیاء کو پاک ٹھہرایا اسلئے آپؐ کی نبوت کے نشانات سورج سے زیادہ
روشن ہیں اور بے انتہا اور بیشمار ہیں پس آپ کی نبوت یا نشانات نبوت پر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے
جیسے کہ دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی احمق نابینا کہدے کہ ابھی تو رات ہی ہے میں پھر کہتا ہوں کہ دوسرے مذاہب
تاریکی ہی میں رہتے اگر اب تک رسول اللہ نہ تشریف لاتے ایمان تباہ ہو جاتا۔ اور زمین لعنت اور عذاب
الٰہی سے تباہ ہو جاتی اسلام شمع کی طرح منور ہے جس نے دوسروں کو بھی تاریکی سے نکالا ہے توریت کو پڑھو
تو بہشت اور دوزخ کا پتہ ہی ملنا مشکل ہو جاتا ہے انجیل کو دیکھو تو توحید کا نشان نہیں ملتا اب بتلاؤ

کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ دونوں کتابیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھیں اور ہیں لیکن ان میں کونسی روشنی مل سکتی ہے سچی روشنی اور حقیقی نور جو نجات کے لئے مطلوب ہے وہ اسلام ہی میں ہے توحید ہی کو دیکھو کہ جہاں سے قرآن کو کھولو وہ ایک شمشیر برہنہ نظر آتا ہے کہ شرک کی جڑھ کاٹ رہا ہے ایسا ہی نبوت کے تمام پہلو ایسے صاف اور روشن نظر آتے ہیں کہ اُن سے بڑھکر ممکن نہیں ختم نبوت کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جہانتک دلائل اور معرفت طبعی طور پر ختم ہو جاتے ہیں وہ وہی حد ہے جس کو ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اسکے بعد ملحدوں کی طرح نکتہ چینی کرنا بے ایمانوں کا کام ہے ہر بات میں بینات ہوتے ہیں اور انکا سمجھنا معرفت کاملہ اور نور بصر پر موقوف ہے رسول اللہ صلعم کی تشریف آوری سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہوئی دوسری اقوام کو روشنی پہنچی کسی اور قوم کو بیّن اور روشن شریعت نہیں ملی اگر ملتی تو کیا وہ عرب پر اپنا کچھ بھی اثر نہ ڈال سکتے عرب سے وہ آفتاب نکلا کہ اسنے ہر قوم کو روشن کیا۔ اور ہر بستی پر اپنا نور ڈالا یہ قرآن کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوت کے مسئلہ میں کل دنیا کے مذاہب پر فتحیاب ہو سکتا ہے۔ یہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے جو لوگ حملہ کرتے ہیں اور تعلیم ہدایت اسلام پر معترض ہوتے ہیں وہ بالکل کورباطنی اور بے ایمانی سے بولتے ہیں مثلاً کثرت ازدواج پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے بہت عورتوں کی اجازت دی ہے ہم کہتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا دلیر اور مرد میدان معترض ہے جو ہمکو یہ دکھلا سکے کہ قرآن کہتا ہے کہ ضرور ضرور ایک سے زیادہ عورتیں کرو ہاں یہ ایک سچی بات ہے اور بالکل طبعی امر ہے کہ اکثر اوقات انسان کو ضرورت پیش آجاتی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ عورتیں کرے مثلاً عورت اندھی ہو گئی یا کسی اور خطرناک بیماری میں مبتلا ہو کر اس قابل ہو گئی کہ خانہ داری کے امور سرانجام نہیں دے سکتی اور مرد از راہ ہمدردی یہ بھی نہیں چاہتا کہ اُسے علیحدہ کرے یا رحم کی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو کر مرد کی طبعی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی تو ایسی صورت میں اگر نکاح ثانی کی اجازت نہ ہو تو بتلاؤ کیا اس سے بدکاری اور بد اخلاقی کو ترقی نہ ہوگی؟ پھر اگر کوئی مذہب و شریعت کثرت ازدواج کو روکتی ہے تو یقیناً وہ بدکاری اور بد اخلاقی کی مؤید ہے لیکن اسلام جو دنیا سے بد اخلاقی اور بدکاری کو دور کرنا چاہتا ہے اجازت دیتا ہے کہ ایسی ضرورتوں کے لحاظ سے ایک سے زیادہ بیویاں کرے ایسا ہی اولاد کے نہ ہونے پر جب کہ لاولد کے پس مرگ خاندان میں بہت سے ہنگامے اور کشت و خون ہونے تک نوبت پہنچ جاتی ہے ایک ضروری امر ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں کر کے اولاد پیدا کرے بلکہ ایسی صورت میں نیک اور شریف بیبیاں خود اجازت دیدیتی ہیں پس جسقدر غور کروگے یہ مسئلہ صاف اور روشن نظر آئیگا عیسائی کو تو حق ہی نہیں پہنچتا کہ اس مسئلہ پر

نکتہ چینی کرے کیونکہ انکے مسلّمہ نبی اور ملہم بلکہ حضرت مسیحؑ کے بزرگوں نے سات سات سو اور تین تین سو بیبیاں کیں اور اگر وہ کہیں کہ وہ فاسق فاجر تھے تو پھر انکو اسبات کا جوابدینا مشکل ہوگا کہ ان کے الہام خدا کے الہام کیونکر ہوسکتے ہیں عیسائیوں میں بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو انبیاء کی شان میں ایسی گستاخیاں جائز نہیں رکھتے - علاوہ ازیں اناجیل میں صراحت سے اس مسئلہ کو بیان ہی نہیں کیا گیا لسٹڈن کی عورتوں کا زور ایک باعث ہوگیا کہ دوسری عورت نہ کریں پھر اسکے نتائج خود دیکھ لو کہ لسٹڈن اور پیرس وغیرہ میں عفت اور تقوے کی کیسی قدر ہے ایسا ہی دوسرے مسائل غلامی اور جہاد پر بھی انکے اعتراض درست نہیں کیونکہ توریت میں ایک لمبا سلسلہ ایسی جنگوں کا چلتا ہے حالانکہ اسلام کی لڑائیاں ڈیفنسو (دفاعی تھیں - اور وہ صرف دس سال ہی کے اندر ختم ہوگئیں میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ مسائل انکی کتابوں میں سے نکال سکتا ہوں - اور ایسے ہی میرا دعوٰے ہے - کہ تمام صداقتیں قرآن کریم میں موجود ہیں اگر کوئی مدعی ایسی صداقت پیش کرے کہ وہ قرآن میں نہیں میں اسے نکال کر دکھانیکو تیار ہوں اسلامی شریعت نے وہ مسایل لئے ہیں جو طبعی اور فطرتی طور پر انسان کے لئے مطلوب ہیں - اور جو ہر پہلو سے اسکے قوٰے کی تربیت کرتے ہیں - اپر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا ہاں ! اسلام کے جو اعتراضات غیر مذاہب پر ہیں وہ انکا جواب نہیں دے سکتے پس میں پھر کہتا ہوں کہ بڑی باتوں کو استخفاف اور استہزاء کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے استہزاء سے کفر کا اندیشہ ہے بلکہ اللہ تعا کی آیات کا ادب اور خوف ہونا چاہیئے ہر ایک عارف ان باتوں کے ہزارہا جواب دے سکتا ہے - کیا چہروں میں ایسی علامات نہیں ہوتیں جنکو دیکھ کر ہم ایک سعید اور شقی بدمعاش اور خوش اطوار میں تمیز کرسکتے ہیں اور پہچان لیتے ہیں

رسول اللہ کی نسبت لکھا ہے کہ ایک شخص نے آپ کو دیکھکر کہا کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں اب وہ کونسا نشان تھا - جو جھوٹوں میں ہوتا ہے اور آپ میں نہ تھا ایک امتیاز تو تھا جس کو بصیرت والا انسان دیکھ سکتا ہے ایسا ابلہ اور احمق کون ہے جو نیک اور بد کو چہرہ سے دیکھکر تمیز نہیں کرسکتا مومن کا چہرہ اور ہر عضو اسکو ایک امتیاز بخشتا ہے اور اسکے باخدا ہونے پر دلالت کرتا ہے پھر اگر رسول اللہ کی مہر نبوت میں ایک خصوصیت ہو تو بتلاؤ اس سے کیا استبعاد لازم آتا ہے سب کچھ ممکن ہے بالآخر یاد رکھو کہ یہ ایک فروعی بات ہے ہمکو ضرورت نہیں کہ ان باتوں میں پڑیں - اصول پر بحث ہونی چاہیئے اصول کے اثبات پر فروع خود ہی ثابت ہوجاتی ہیں - ایمان لانا ضروری ہے اسکی کیفیت اور کنہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا ضروری نہیں دشمن اگر گفتگو کرے تو ہم اسکو روک سکتے ہیں - اللہ تعالےٰ اور اسکی صفات

پر ملائکہ اور اللہ تعالٰے کی کتابوں اور انبیاء وغیرہ امور ایمانی پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان سب باتونکا ماننا اصول ہے۔ اور باقی امور انپر متفرع ہیں۔ اور یہ سب صفائی کے ساتھ ثابت شدہ صداقتیں ہیں تعلیم اسلام ایسی صاف ہے کہ ہر قوت کو اعتدال اور عین محل پر رکھتی اور تربیت کرتی ہے۔ اور یہ عظیم الشان معجزہ ہے ہمارے نبی کریم ؐ کا دوسری تعلیمیں ایسی نہیں کسی کا ناک نہیں تو کسی کے کان نہیں ہیں غرض وہ ناقص اور ادہوری ہیں مکمل خلقت تعلیم اسلام ہی کی ہے توحید صفات باریتعالے نبوت اور اخلاق فاضلہ تکمیل نفس وغیرہ ضروری امور جنکا انسان محتاج ہے وہ ایسے کامل اور روشن طور پر بیان ہوئے ہیں کہ ان میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں پڑتی باقی امور کہ رسول اللہ ؐ کیونکر کھاتے تھے کتنے بڑے نوالے لیتے تھے؟ ان جھگڑوں میں پڑنے کی مومن کو کیا ضرورت ہے؟ مدار نجات ان باتوں پر نہیں ہے ایسی باتیں جو اثر کے طور پر لکھی گئی ہیں اگر وہ نبوت حقہ کے خلاف نہیں۔ بلکہ مشابہ ہیں تو ایمان لائیں ورنہ تامل کریں کچھ ضرورت نہیں کہ اس پر چیناں اور چنیں کرکے لمبی اور فضول بحثوں میں پڑیں

ختم نبوت کے متعلق میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنے یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم ؑ سے لیکر آنحضرت ؐ پر ختم کیا۔ یہ تو موٹے اور ظاہر معنے ہیں دوسرے یہ معنے ہیں کہ کمالات نبوت کا دائرہ آنحضرت ؐ پر ختم ہو گیا یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن شریف نے ناقص باتوں کا کمال کیا اور نبوت ختم ہو گئی اسلئے الیوم اکملت لکم دینکم کا مصداق اسلام ہو گیا غرض یہ نشانات نبوت ہیں۔ ان کی کیفیت اور کنہ پر بحث کرنیکی کوئی ضرورت نہیں اصول صاف اور روشن ہیں۔ اور وہ ثابت شدہ صداقتیں کہلاتی ہیں۔ ان باتوں میں لمبی چوڑی فضول بحث مومن کو ضروری نہیں ایمان لانا ضروری ہے اگر کوئی مخالف اعتراض کرے تو ہم اسکو روک سکتے ہیں اگر وہ بند نہ ہو تو ہم اسکو روک سکتے ہیں کہ پہلے اپنے جزئی مسائل کا ثبوت دے الغرض مہر نبوت آنحضرت ؐ کے نشان نبوت میں سے ایک نشان ہے جس پر ایمان لانا ہر مسلمان مومن کو ضروری ہے

سوال (مولوی قطب الدین صاحب) اور روح کا جو تعلق قبور سے بتلایا گیا ہے اُس کی اصلیت کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود ؑ اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ ارواح کے تعلق قبور کے متعلق احادیث رسول کریم ؐ میں آیا ہے وہ بالکل سچ اور درست ہے ہاں یہ دوسرا امر ہے کہ اس تعلق کی کیفیت اور کنہ کیا ہے جس کے معلوم کرنے کی ہمکو ضرورت نہیں البتہ یہ ہمارا فرض ہو سکتا ہے کہ ہم یہ ثابت کردیں کہ اس قسم کا تعلق قبور کے ساتھ ارواح کا ہوتا ہے اور اس میں کوئی محال عقلی لازم نہیں

آتا۔ اور اسکے لئے ہم اللہ تعالےٰ کے قانون قدرت میں ایک نظیر پاتے ہیں۔ درحقیقت یہ امر اسی قسم کا ہے جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض امور کی سچائی اور حقیقت صرف زبان ہی سے معلوم ہوتی ہے اور اس کو ذرا وسیع کرکے ہم یوں کہتے ہیں کہ حقایق الاشیاء کے معلوم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مختلف طریقے سکھے ہیں بعض خواص آنکھ کے ذریعے سے معلوم ہوتے ہیں اور بعض صداقتوں کا پتہ صرف کان لگاتا ہے اور بعض ایسی ہیں کہ حس مشترک سے ان کا سراغ چلتا ہے اور کتنی ہی سچائیاں ہیں کہ وہ مرکز قوے یعنی دل سے معلوم ہوتی ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے صداقت کے معلوم کرنیکے لئے مختلف طریق اور ذریعے رکھے ہیں مثلاً مصری کی ایک ڈلی کو اگر کان پر رکھیں تو وہ اسکا مزہ معلوم نہ کرسکینگے۔ اور نہ اُسکے رنگ کو بتلا سکینگے ایسا ہی اگر آنکھ کے سامنے کرینگے تو وہ اسکے ذائقہ کے متعلق کچھ نہ کہہ سکے گی۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حقایق الاشیاء معلوم کرنیکے مختلف قوے اور طاقتیں ہیں اب آنکھ کے متعلق اگر کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنا ہو۔ اور وہ آنکھ کے سامنے پیش ہو۔ تو کیا ہم یہ کہینگے کہ اس چیز میں کوئی ذائقہ ہی نہیں یا آواز نکلتی ہو اور کان بند کرکے زبان سے وہ کام لینا چاہیں تو کب ممکن ہے آجکل کے فلسفی مزاج لوگوں کو یہ بڑا دھوکا لگا ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے عدم علم کی وجہ سے کسی صداقت کا انکار کر بیٹھتے ہیں روزمرہ کے کاموں میں دیکھا جاتا ہے کہ سب کام ایک شخص نہیں کرتا۔ بلکہ جداگانہ خدمتیں مقرر ہیں۔ سقہ پانی لاتا ہے دھوبی کپڑے صاف کرتا ہے باورچی کھانا پکاتا ہے غرضیکہ تقسیم محنت کا سلسلہ ہم انسان کے خودساختہ نظام میں بھی پاتے ہیں پس اس اصل کو یاد رکھو کہ مختلف قوموں کے مختلف کام ہیں۔ انسان بڑے قوے لے کر آیا ہے اور طرح طرح کی خدمتیں اُس کی تکمیل کے لئے ہر ایک قوت کے سپرد ہیں۔ نادان فلسفی ہر بات کا فیصلہ اپنی عقل خاص سے چاہتا ہے حالانکہ یہ بات غلط محض ہے تاریخی امور تو تاریخ ہی سے ثابت ہونگے اور خواص الاشیاء کا تجربہ بدوں تجربہ صیحہ کے کیونکر لگ سکیگا۔ امور قیاسیہ کا پتہ عقل دیگی۔ اسی طرح پر متفرق طور پر الگ الگ ذرائع ہیں۔ انسان دھوکا میں مُبتلا ہوکر حقایق الاشیاء کے معلوم کرنے سے تب ہی محروم ہوجاتا ہے جبکہ وہ ایک ہی چیز کو مختلف امور کی تکمیل کا ذریعہ قرار دے لیتا ہے میں اس اصول کی صداقت پر زیادہ کہنا ضروری نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ذرا سے فکر سے یہ بات خوب سمجھ میں آجاتی ہے اور روزمرہ ہم ان باتوں کی سچائی کو دیکھتے ہیں۔ پس جب روح جسم سے مفارقت کرتا ہے یا تعلق پکڑتا ہے تو ان باتوں کا فیصلہ عقل سے نہیں ہوسکتا اگر ایسا ہوتا تو فلسفی اور حکماء ضلالت میں مبتلا نہ ہوتے اسی طرح پر قبور کے ساتھ جو تعلق ارواح کا ہوتا ہے یہ ایک صداقت تو ہے مگر اسکا پتہ دینا اُس آنکھ

کا کام نہیں۔ یہ کشفی آنکھ کا کام ہے کہ وہ دکھلاتی ہے اگر محض عقل سے اسکا پتہ لگانا چاہو تو کوئی عقل کا پتلا اتنا ہی بتلائے کہ روح کا وجود بھی ہے یا نہیں؟ ہزار اختلاف اس مسئلہ پر موجود ہیں۔ اور ہزارہا فلاسفر دہریہ مزاج موجود ہیں جو منکر ہیں۔ اگر نری عقل کا یہ کام تھا تو پھر اختلاف کا کیا کام ہے؟ کیونکہ جب آنکھ کا کام دیکھنا ہے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ زید کی آنکھ تو سفید چیز کو دیکھے اور بکر کی ویسی ہی آنکھ اس سفید چیز کا ذائقہ بتائے میرا مطلب یہ ہے کہ نری عقل روح کا وجود بھی یقینی طور پر نہیں بتا سکتی چہ جائیکہ اسکی کیفیت اور تعلقات کا علم پیدا کرسکے۔ فلاسفر تو روح کو ایک سبز لکڑی کی طرح مانتے ہیں اور روح فی الخارج ان کے نزدیک کوئی چیز ہی نہیں یہ تفاسیر روح کے وجود اور اسکے تعلق وغیرہ کی چشمۂ نبوت سے ملی ہے اور نرے عقل والے تو دعویٰ ہی نہیں کرسکتے اگر کہو کہ بعض فلاسفروں نے کچھ لکھا ہے تو یاد رکھو کہ انہوں نے منقولی طور پر چشمۂ نبوت سے کچھ لیکر لکھا ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ روح کے متعلق علوم چشمۂ نبوت سے ملتے ہیں تو یہ امر کہ ارواح کا قبور کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اُسی چشم سے دیکھنا چاہیئے اور کشفی آنکھ نے بتلایا ہے کہ اس تودۂ خاک سے روح کا ایک تعلق ہوتا ہے اور السلام علیکم یا اہل القبور کہنے سے جواب ملتا ہے پس جو آدمی اُن قوے سے کام لے جن سے کشف قبور ہوسکتا ہے وہ ان واقعات کو دیکھ سکتا ہے۔

ہم ایک بات مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ ایک نمک کی ڈلی اور ایک مصری کی ڈلی رکھی ہو اب عقل محض اُن پر کیا فتوے دے سکے گی۔ ہاں اگر اُن کو چکھینگے تو وہ جداگانہ مزوں سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ نمک ہے۔ اور وہ مصری ہے لیکن اگر حس لسان ہی نہیں تو نمکین اور شیرین کا فیصلہ کوئی کیا کریگا؟ پس ہمارا کام صرف دلائل سے سمجھا دینا ہے آفتاب کے چڑھنے میں جیسے ایک اندھے کے انکار سے فرق نہیں آسکتا۔ اور ایک مسلوب القوۃ کے طریق استدلال سے فائدہ نہ اٹھانے سے اُس کا ابطال نہیں ہوسکتا اسی طرح پر اگر کوئی شخص کشفی آنکھ نہیں رکھتا تو وہ اس تعلق ارواح کو کیونکر دیکھ سکتا ہے پس اسکے انکار سے محض اسلئے کہ وہ دیکھ نہیں سکتا اسکا انکار جائز نہیں ہے ایسی باتوں کا پتہ نری عقل اور قیاس سے کچھ نہیں لگتا اللہ تعالےٰ نے اسلئے انسان کو مختلف قوے دئیے ہیں۔ اگر ایک ہی سب کام دیتا تو پھر اسقدر قوے کے عطا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ بعض کا تعلق آنکھ سے ہے اور بعض کا کان سے بعض زبان سے متعلق ہیں اور بعض ناک سے مختلف قسم کی حسیں انسان رکھتا ہے قبور کے ساتھ تعلق ارواح کے دیکھنے کے لئے کشفی قوت اور حس کی ضرورت ہے اگر کوئی کہے۔ کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو وہ غلط کہتا ہے انبیاءؑ کی ایک کثیر تعداد کروڑہا اولیاء و صلحا کا سلسلہ دنیا

میں گزرا ہے۔اور مجاہدات کرنیوالے بیشمار لوگ ہو گزرے ہیں۔اور وہ سب اسی امر کی زندہ شہادت ہیں گو اسکی سمیت اور تعلقات کی وجہ عقلی طور پر ہم معلوم کر سکیں یا نہ مگر نفس تعلق سے انکار نہیں ہو سکتا غرض کشفی دلایل ان ساری باتوں کا فیصلہ کئے دیتے ہیں کان اگر دیکھ نہ سکیں تو ان کا کیا قصور وہ اور قوت کا کام ہے ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے انسان میّت سے کلام کر سکتا ہے روح کا تعلق آسمان سے بھی ہوتا ہے جہاں اسکے لئے ایک مقام ملتا ہے میں پھر کہتا ہوں کہ یہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ہندؤں کی کتابوں میں بھی اسکی گواہی موجود ہے یہ مسئلہ عام طور پر مسلمہ مسئلہ ہے۔بجز اُس فرقے کے جو نفی بقائے روح کرتا ہے اور یہ امر کہ کس جگہ تعلق ہے کشفی قوت خود ہی بتلا دیگی جیالوجسٹ (عالم علم طبقات الارض) بتلا دیتے ہیں کہ یہاں فلاں دھات ہے اور وہاں فلاں کان ہے دیکھو ان میں یہ ایک قوت ہوتی ہے جو فے الفور بتلا دیتی ہے پس یہ ایک سچی بات ہے کہ ارواح کا تعلق قبور سے ضرور ہوتا ہے یہانتک کہ اہلِ کشف توجہ سے میت کے ساتھ کلام بھی کر سکتے ہیں۔اور اوہام اور اعتراضوں کا سلسلہ تو ایسا لمبا ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا ✦

(باقی آیندہ) محمدؐ منظور الٰہی

بشارت

حضرت مسیح موعودؑ سے سچّی محبّت رکھنے والے اِس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔"کلمات طیبات" محدود تعداد میں انشاء اللہ ۳ جلدوں میں شائع ہونگے غفلت کرنے والے کفِ افسوس مَلینگے۔آیندہ جلدوں کے لئے نام دفتر تشحیذ میں رجسٹر کرا دیں ✦

خاکسار محمدؐ منظور الٰہی احمدی

فہرست کتبخانہ حضرت مسیح موعودؑ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
آئینہ کمالات اسلام	۶/	تحفہ غزنویہ	۳/
انوار الاسلام	۴/	تریاق القلوب	۱۲/
کتاب البریہ	عہ/	نزول المسیح	۴/
ایام الصلح	۸/	مسیح ہندوستان میں	۳/
استفتاء	۶/	نسیم دعوت	۳/
کرامات الصادقین	۸/	سناتن دھرم	۰/
نور الحق حصہ اول	۹/	ایام الصلح فارسی	۸/
" " دوم	۵/	نور القرآن حصہ اول	۲/
حقیقۃ المہدی	۶/	دوم	۴/
ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲/	ستارہ قیصرہ	۰/
" " دوم	۱۴/	تحفہ قیصرہ	۲/
فتح اسلام	۰۲/	تحفہ بغداد	۲/
توضیح مرام	۰۲/	اعجاز المسیح	۱۲/
قادیان کے آریہ اور ہم	۳/	حجۃ الاسلام	۱/
حقیقۃ الوحی	للعہ	شحنہ حق	۶/
ضیاء الحق	۲/	اتمام الحجۃ	۲/
نشان آسمانی	۳/	چشمہ مسیحی	۳/
ست بچن	۱۱/	آسمانی فیصلہ	۰۲/
آریہ دھرم	۴/	نشان آسمانی	۲/
اعجاز احمدی	۳/	تحفہ گولڑویہ	عہ
کشتی نوح	۰۲/	ان کتابوں کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں	
خطبہ الہامیہ	عہ/	حضرت اقدس کی تصنیف سے ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش کے لکھی نہیں گئیں +	

تشحیذ الاذہان

اگر آپ رسالہ ماہواری دیکھنا چاہیں۔ جس میں اسلام کی خوبیاں دوسری مذاہب کے مقابل میں بالدلائل بیان کی جائیں۔ اور علاوہ اس کے دیگر مذاہب باطلہ کی تردید اور ان کے عقائد پر تنقید ہو۔ اور اسلام کی اندرونی فرقوں میں محاکمہ علی الخصوص شیعہ کے خیالات فاسدہ کا ردّ اور فرقہ ناجیہ کی تائید ہو۔ تو آپ کو

تشحیذ الاذہان قادیان

کا خریدار بننا چاہیئے۔ جس کا سالانہ چندہ دو روپے (عار) ہے۔ اور جو نہایت عمدہ لکھوائی چھپوائی و کاغذ کے ساتھ ہر مہینے کی ستائیس تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمدؐ صاحب خلف الصدق سیدنا المسیح الموعودؑ کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے + المشتہر مینجر تشحیذ قادیان ضلع گورداسپور

رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان

ماہوار اردو و انگریزی۔ احمدی قوم کا قومی آرگن جو اشاعت اسلام کے لئے ممتاز پرچہ ہے۔ باوجود حضرت مسیح موعودؑ کے متواتر احکامات کے قوم نے اسکی طرف وہ توجہ نہیں کی۔ جو کرنی چاہیئے تھی قیمت سالانہ انگریزی للعہ اور عار طلباء سے نصف